Fikr-o-Nasar (Islamabad) 24:4 (1987)

دانش : (سه ماهی مجله فارسی / اردو) ثقافتی قونصل خانه جمہوریه اسلامی ایران ـ اسلام آباد .

شماره :: ۵ ـ ۷ ـ ۱۳٦۵ش / ۱۹۸۷ء

مدیر : سید عارف نوشاهی

مشیر اعزازی : ڈاکٹر سید علی رضا نقوی

خاص نمبر : برائے اعتراف خدمات ڈاکٹر راجه غلام سرور خاں صاحب .

کل صفحات : ۳۹۴ + ۲۸ = ۴۲۲

پته : رایزنی فرهنگی جمہوری اسلامی ایران ، مکان نمبر ۲۵ اسٹریٹ نمبر ۲۷، ایف ٦/۲، اسلام آباد .

استاذ الاساتذه ڈاکٹر راجه غلام سرور خاں صاحب کا تعلق اصلاً کالس (چکوال) سے ہے . علیگڑھ میں فارسی زبان و ادب کی تحصیل کے بعد ۱۹۴۰ میں علیگڑھ هی سے تدریسی زندگی کا آغاز کیا ـ ۱۹۵۰ میں کراچی منتقل هوئے اور بیس برس اردو کالج اور کراچی یونیورسٹی میں شعبه فارسی کے سربراه رهے ـ ۷۳ـ۱۹۷۴ میں اسلام آباد کے اداره السنه جدیده (انسٹی ٹیوٹ آف ماڈرن لینگویجز) سے منسلک رهے اور اب کراچی میں ریٹائرڈ زندگی بسر کر رهے هیں اور علمی و ادبی مشاغل میں منهمک هیں ـ آپ کی دس فارسی تصنیفات اب تک زیور طبع سے آراسته هو چکی هیں اور چار بصورت مسوده تیار هیں ـ اردو میں "تاریخ ایران قدیم" شائع هو چکی ہے اور چھ کتابیں هنوز غیر مطبوعه هیں اسی طرح انگریزی میں تاریخ شاه اسماعیل صفوی اور اوچ گیلانی لائبریری کے عربی و فارسی مخطوطات کی فهرست توصیفی (Descriptive Catalogue) شائع هو چکی هیں اور تاریخ شاه طهماسپ صفوی نیز علیگڑھ یونیورسٹی

© Dr Muhammad Hamidullah Library, IIU, Islamabad. http://iri.iiu.edu.pk/

کے فارسی مخطوطات کی فہرست توصیفی ہنوز منتظر طباعت ہیں۔ باقاعدہ تصانیف کے علاوہ اردو فارسی اور انگریزی میں آپ کے مقالات کی فہرست بہت طویل ہے۔ حکومت ایران کی طرف سے ۱۹۵۸ میں آپ کو ,,نشان علمی " اور ۱۹۵۹ میں نشان سپاس(درجہ اول) کے اعزازات عطا کئے گئے۔

مقام مسرت ہے کہ راجہ صاحب کی خدمات علمی کا اعتراف ان کی زندگی میں اس مجلے کی صورت میں کیا جارہا ہے۔ اس خصوصی نمبر میں، جسے ,,ویژہ نامہ دکتر غلام سرور" کا عنوان دیا گیا ہے، پہلا حصہ (ص ۱۵۔ ٧٦) ,, سر دلبران" کے عنوان سے ہے جو ڈاکٹر صاحب کے حالات زندگی اور ان کی تصانیف سے بحث کرتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی یادگار تصاویر کا ایک مختصر سا البم بھی اسی میں شامل ہے۔ ,,سیری در آثار استاد سرور " کے عنوان سے ڈاکٹر سید علی رضا نقوی کا فارسی مقالہ نہایت جامع ہے۔ ڈاکٹر نقوی ، راجہ صاحب کے نامور شاگردوں میں سے ایک ہیں اور اس مقالے کی صورت میں انہوں نے اپنے استاد کی ذات گرامی سے گہری عقیدت کا ثبوت بہم پہنچایا ہے۔ اسی حصے میں ڈاکٹر غلام سرور صاحب کا وہ فارسی مضمون بھی ہے جو انہوں نے اپنے استاد بزرگوار ڈاکٹر سید ہادی حسن صاحب کے بارے میں تحریر فرمایا۔ مضمون میں استاد و شاگرد کے بعض خطوط کا عکس بھی شامل ہے۔ آخر میں ,,شمع فروزاں" کے عنوان سے ڈاکٹر صاحب کا فارسی نمونہ کلام بھی درج ہے۔

دوسرا حصہ ,,حدیث دیگراں" کے عنوان سے ہے۔ یہ ۵۵ صفحات کو محیط ہے۔ اس حصے میں ڈاکٹر غلام سرور صاحب کے رتبہ علمی سے متعلق سات مضامین، ڈاکٹر ساجد اللہ تفہیمی، ڈاکٹر خانم طاہرہ صدیقی، ڈاکٹر مطیع الامام (ترجمہ محمد حسین تسبیحی)، ڈاکٹر سید حسین جعفر حلیم، ڈاکٹر محمد حسین تسبیحی، ڈاکٹر احمد حسین

قریشی قلعه داری اور پروفیسر کلیم سہسرامی کے قلم سے شامل هیں، آخری دو مضامین اردو میں اور باقی سب فارسی میں هیں ۔ ڈاکٹر صاحب کی شان میں سید منصور علی سلیم سہروردی کا ۳۵ اشعار پر مشتمل ایک فارسی قصیدہ بھی اسی حصے کی زینت ہے۔

آخری حصه سات وقیع علمی و تحقیقی مقالات پر مشتمل ہے۔ اس میں ۲٦۷ صفحات هیں ۔ اس حصے کو ,, مقالات تقدیمی به دکتر راجه سرور ،، کا عنوان دے کر ان کے نام نامی سے معنون کر دیا گیا ہے۔ اس حصے میں اردو اور فارسی دونوں زبانوں میں مقالات شامل هیں جن کی تفصیل یه ہے :

۱ ۔ اردو و پیوستگی هاے آن با فارسی دری از دکتر محمد حسین مشائخ فریدنی (سابق سفیر ایران در پاکستان)

۲ ۔ عشق به جلال و آثار کمال از نجیب مائل هروی

۳ ۔ ضرب الامثال مشترک زبان فارسی و پنجابی از محمد سرفراز ظفر

۴ ۔ صنادید تاریخ گوئی از ڈاکٹر محمد انصار اللہ

۵ ۔ فارسی ویدک اور اردو میں صوتی تبادل از ڈاکٹر سہیل بخاری

٦ ۔ کیمیائے سعادت کا نسخه بانکی پور (خود نوشت غزالی هونے کے داعیے پر تحقیق و انتقاد) از ابو سعادت جلیلی

۷ ۔ ایران اور پاکستان کے ساڑھے چار هزار ساله لسانی روابط کا ایک مختصر جائزہ از عین الحق فرید کوٹی .

آخری ۲۸ صفحات کی حیثیت ایک ضمیمے کی ہے جن میں عالمگیری عہد کے ایک نو دریافت فارسی ادبی رساله ,,چهار فصل کابل ،، از محمد بقا کنجاهی کی تحقیق متن مدیر مجله سید عارف نوشاهی صاحب نے فرمائی ہے ۔ نوشاهی صاحب کے فاضلانه اردو

مقدمہ اور تعلیقات سے اس کی افادیت میں اضافہ ہو گیا ہے۔ اصل مخطوطہ پروفیسر صاحبزادہ حمید اللہ پرنسپل گورنمنٹ انٹر کالج چمن (بلوچستان) کے ذاتی ذخیرے میں موجود ہے اور انہی کی اجازت سے یہ محقق متن شائع کیا گیا ہے۔

سہ ماہی مجلہ ,,دانش،، جس کا شمارہ ۵۔ ۷ موجودہ نمبر کی صورت میں مرتب کیا گیا ہے، تقریباً دو سال سے ثقافتی قونصل خانہ جمہوریہ اسلامی ایران، اسلام آباد کی طرف سے شائع ہو رہا ہے۔ پاکستان، ہندوستان، بنگلہ دیش، کشمیر اور ایران کے نامور اہل قلم کی تحریریں اس کی زینت بنتی ہیں۔ موجودہ شمارہ مرتبین کی دل چسپی، محنت، اور اعلیٰ ذوق کا غماز ہے جس پر وہ مبارکباد کے مستحق ہیں، کاغذ نہایت عمدہ اور طباعت دیدہ زیب ٹائپ میں ہے۔

خورشید رضوی

تصنیف : جامع الاصول (اردو ترجمہ الوجیز فی اصول الفقہ (عربی)

مصنف : ڈاکٹر عبدالکریم زیدان

مترجم : ڈاکٹر احمد حسن

ناشر : مطبع مجتبائی پاکستان ۔ ۱۵، ہسپتال روڈ، لاہور.

صفحات : ۶۷۵

قیمت : ۷۵ روپے

شرعی علوم میں اصول فقہ کی اہمیت کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ امام شاطبیؒ نے اپنی کتاب ,,الموافقات،، کا آغاز ان الفاظ سے کیا ہے: اصول الفقہ قطعیۃ ۔ اور بہت تفصیل سے اس کے دلائل دیئے ہیں ۔ یہ ایک مشکل اور دقیق فن ہے۔ عربی کی قدیم کتابوں

میں اس کے مسائل بکھرے پڑے ھیں - ان کتابوں سے وھی لوگ مستفید ھو سکتے ھیں جو عربی زبان میں بھی دسترس رکھتے ھوں اور فقه اور اصول فقه کی اصطلاحات سے بھی پوری طرح آشنا ھوں- دور حاضر میں کالج اور یونیورسٹی کے طلبه کیلئے سهل اور عام فهم زبان میں اس فن کے ماھرین نے درسی کتابیں تصنیف کی ھیں - زیر تبصرہ کتاب ایک ایسی ھی عربی میں درسی کتاب کا ترجمه ہے، یه کتاب عالم اسلام کے مشہور محقق ڈاکٹر عبدالکریم زیدان نے جامعه بغداد کے سال چہارم کے طلبه کیلئے تصنیف کی تھی ، اس کتاب میں انہوں نے اصول فقه کے بنیادی مسائل کو اختصار اور جامعیت کے ساتھ بیان کیا ہے ، جیسا که اس کے نام ,,الوجیز فی اصول الفقه " سے ظاھر ہے- ادارہ تحقیقات اسلامی کے مشہور محقق جناب ڈاکٹر احمد حسن صاحب نے اس کتاب کو اردو زبان میں منتقل کرکے پاکستانی طلباء کیلئے بہت آسانی پیدا کر دی ہے- اس لئے که اردو یا انگریزی میں اس موضوع پر کوئی جامع و مختصر کتاب موجود نہیں ہے- الوجیز کا یه اردو ترجمه کافی حد تک اس ضرورت کو پورا کرتا ہے- کتاب کا ترجمه ، شگفته، رواں اور عام فهم ہے، اور دقیق علمی مسائل کو آسان زبان میں سمجھانے کی کوشش کی گئی ہے-

یه کتاب چار ابواب پر مشتمل ہے : مباحث حکم شرعی ، مآخذ فقه اسلامی، استنباط احکام کے اصول ، طریقے اور قاعدے اور اجتہاد و تقلید - .. ھر باب کی متعدد فصول ھیں ، جن میں ھر ھر مسئله پر تفصیل کے ساتھ بحث کی گئی ہے ، فاضل مترجم نے بعض مضامین کی تشریح و توضیح کی ہے اور بعض کا اضافه کیا ہے ، حیل ، وجوہ البیان، حروف المعانی، شافعی فقہاء کے نزدیک لفظ کی تقسیم، انبیاء کا اجتہاد، مجتہد کی قسمیں وغیرہ مترجم کے ایزادات ھیں -

کتاب میں کتابت کی غلطیاں بکثرت موجود ھیں اور آئندہ

ایڈیشن میں ان کو درست کرنا ضروری ہے۔ مترجم نے جن مضامین کا اضافہ کیا ہے ان کے آخر میں لفظ اضافہ بڑھا دیا ہے جو کافی نہیں ہے، اس سے یہ معلوم نہیں ہوتا کہ یہ مضمون شروع کہاں سے ہوا ہے۔ اسطرح اصل اور اضافی مضامین کے درمیان تمیز کرنا بھی مشکل ہے اس لئے اضافی مضامین کو آئندہ ایڈیشن میں قوسین، واوین یا کسی اور علامت کے ذریعہ اصل عبارت سے علیحدہ کرنا مناسب ہوگا۔

زیر تبصرہ کتاب دینی ادب میں ایک گرانقدر اضافہ ہے، ہمیں امید ہے کہ فقہ اور اسلامی قانون سے دلچسپی رکھنے والے طلبہ اور اہل علم اس سے مستفید ہونگے۔

(ساجد الرحمن)